سوال

(293) نقل فتویٰ مولانا شاہ عبدلعزیز صاحب-قراءۃ فاتحہ خلف الامام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نقل فتویٰ مولانا شاہ عبدلعزیز صاحب قدس سرہ-دوبارہ قراءۃ فاتحہ خلف الامام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نالائق وناکارہ خلائق محمد غلام اکبر خان سنی محمدی بھائیوں کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ ایک فتویٰ مولانا شاہ عبدلعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ۔ کا ہے۔ کہ جسے علماء کلکتہ نے 1256 سنہ ہجری میں جناب مرزا کریم بیگ صاحب مرحوم کے اس مجموعہ سے جس میں انہوں نے تمام خاندان حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے فتووں کو جمع کیا ہے۔چھاپ کر عالم میں شائع کیا تھا اس عاجزنے اس فتوے کو واسطے فائدہ عام مومنین کے بخواہش چند احباب دین باعانت مجی سراج دین و مشفقی میاں انعام اللہ صاحب کے 1198 سنہ ہجری میں طبع کرادیا۔ اللہ تعالیٰ عام مومنین کو اس سے فائدہ بخشے۔ اور رسالہ مذکورہ مطبوعہ کلکتہ عاجزکے پاس موجود ہے۔ جن حضرات کو اس میں شک واقع ہو۔ وہ اس رسالہ کو زرا تکلیف فرما کر بچشم خود دیکھ جاویں۔

فتویٰ خاندان دہلوی بابت فاتحہ خلف الامام

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتوے کا اردو ترجمہ ہدیہ ناضرین کیا جاتا ہے۔ آپ کا اصل فتویٰ فارسی میں ہے۔ (راز)

سوال۔ سورہ فاتحہ پڑھنی مقتدی کو امام کے پیچھے بہ لحاظ حدیث "لاصلواۃ الابفاتحۃ الکتاب"۔ اور بلحاظ آیت شریف۔ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا

کیا حکم ہوگا۔ اور امام ابو حنیفہ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ الحمد پڑھنا امام کے پیچھے منع ہے۔ اور امام شافعی کے نزدیک بدوں پڑھے نماز جائز نہیں۔ کیا کرنا چاہیے اور کس کے فتوے پر عمل بہتر ہے۔؟

جواب۔ پڑھنا سورہ فاتحہ کا مقتدی کو امام کے پیچھے امام ابو حنیفہ کے نزدیک منع ہے۔ اور امام محمد کے نزدیک امام کے آہستہ پڑھنے میں (نماز سری میں) جائز بلکہ اولیٰ ہے۔ اور نزدیک امام شافعی کے بغیر سورۃ فاتحہ پڑھے نماز جائز نہیں۔ اور نزدیک فقیر کے بھی قول امام شافعی کا ترجیح رکھتا ہے۔ اور بہتر ہے کیونکہ بلحاظ حدیث صحیح لاصلواۃ الابفاتحۃ الکتاب کے نماز

باطل ہوناثابت ہوتا ہے ۔ اور قول امام ابوحنیفہ کا جابجا وارد ہے ۔ کہ جس جگہ حدیث حسیح وارد ہو۔ اور میری بات اس کے خلاف پڑے ۔ تو میرے قول کو ترک کر کے حدیث پر عمل کرنا چاہیے ۔ اور مطلب آیت کریمہ کا یہ ہے کہ جس وقت امام دوسری سورت ملادے تو مقتدی چپ رہے ۔ اورسنے تاکہ سورہ فاتحہ کےلئے کہ ام الکتاب ہے اور مستثنیٰ ہے بعض احادیث صحیحہ کے مفہوم سے اور علماء محققین و محدثین و مسفسرین نے اس باب میں بہت گفتگو کی ہے ۔ بالاخر تجویز یہ ہوئی کہ سورہ فاتحہ پیچھے امام کے مقتدی پڑھے ۔ اس طور کے جس وقت امام لفظ الحمد پڑھے ۔ مقتدی سنے اورکہے الحمد للہ آخر سورہ تک اسی طور سے باآہستگی ملادے ۔ اور جب امام آمین پر پہنچے تو سب مقتدی پکار کر آمین کہیں ۔ اور اس باب میں صحیح بخاری میں بھی ایک حدیث وارد ہے ۔ اب شان نزول موافق بیان اور تحقیقات شیخ کامل شاہ والی اللہ صاحب محدث دہلوی کے معلوم کرنا چاہیے ۔ کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کی مسجد میں نماز پرھتے تھے ۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی آپ کے پیچھ نماز پڑھتے تھے ۔ اور جس سورت کو آپ جہر سے پڑھتے ۔ مقتدی بھی آہستہ سے اس کو پڑھتے ۔ جب سورہ فاتحہ کو پڑھ کر

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ١ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ٢ شروع کیا تو صحابہ بھی بنظر اتباع پڑھنے لگے اسی اثناء میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قراۃ امام قراۃ مقتدی کی ہے ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت دوسری سورہ کے منع میں نازل ہوئی نہ کہ سورت فاتحہ کےلئے ۔ اور پھر سب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین پیچھے رسول اللہ ﷺ کے سورہ فاتحہ ہمیشہ ادا کرتے رہے ۔ کبھی آپ نے منع نہ فرمایا پس لازم ہے ۔ کہ سورہ فاتحہ کو مقتدی امام کے پیچھے پڑھا کریں ۔تابعداروں میں مفسرین اور محدثین کا داخل رہیں ۔ اور سورہ فاتحہ کے چھوڑنے میں خلاف حدیث صحیح کے ہوگا ۔ اور کیا تعجب ہے کہ صحت اس حدیث کیا مام ابوحنیفہ کو نہ پہنچی ہو ۔ اور جب کہ صدہا اور ہزارہا علماء محققین مثل امام بخاری وصاحب مسلم وغیرہ پر صحت اس کی ثابت ہوگئی ۔ تو اس کے چھوڑنے میں مطعون ہوگا ۔ انتہیٰ

(مرسلہ مولوی عبدلعزیزقلعہ میاں سنگھ گجرانوالہ اہل حدیث امرتسر ص1110جمادی الثانی 1953ء)

قارئین کرام !کو معلوم ہوگا کہ شاہ عبدالعزیزوشاہ ولی اللہ صاحب کہاں تک حق بجانب ہیں ۔ کیاان کا یہ قول قابل عمل نہیں ۔ ؟ سلیم الطبع حضرات فوراًاس پر عمل پیرا ہوکر ثواب دارین کے مستحق ہوں گے ۔ لیکن جو لوگ تقلید کے پیچھے اپنی قوت مدرکہ سلب کرچکے ہیں ۔ اور ہٹ درھرمی کا مادہ جن کے رگ رگ میں پیوست ہے ۔ وہ کسی حالت میں اس پر عمل کرنے کےلئے تیار نہ ہوں گے ۔ اور ایسے لوگ میری تحریر سے مستثنیٰ ہیں ۔ یہ تو ان لوگوں کےلئے رکھا گیا جن کو حق کی تلاش منظور ہے ۔ حضرت مولانا عبدالئی صاحب لکھنوی عمدۃ الرعایہ میں فرماتے ہیں ۔

"وروي عن محمدانہ استحسن قراءۃ الغاتحۃ خلف الامام فی السریہ وروي مثلہ عن ابی حنیفۃ سرح بہ فی الھدایۃ والمجتبی شرح مختصر القدوري وغیرھما وھذاھو مختار کثیر من مشائخنا"

یعنی امام محمد سے مروی ہے ۔ کہ انھوں نے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کوسری میں مستحسن بتایا ہے ۔ اور اسی طرح امام ابوحنیفہ سے روایت کیا گیا ہے ۔ اور اسی کو ہمارے بہت سے مشائخ نے اخیتار کیا ہے ۔

عبداللہ ابن مبارک (شاگرد امام اعظم) فرماتے ہیں ۔ انا اقرء خلف الامام والناس یقرون الاقوم من الکوفین میں اور لوگ امام کے پیچھ پڑھتے ہیں ۔ مگر کوفہ والوں سے ایک قوم (یہ اشارہ ہے امام اعظم صاحب کی طرف) علامہ شعرانی لکھتے ہیں ۔

"لابی حنیفۃ ومحمد قولان احدھما عدم وجوبھا علی الماموم بل ولاتسن وھذا اقولھما القدیم وادخلہ محمد فی فصانیفہ القدیمۃ انتشرت النسخ الی الاطراف وثانمنھما استحسانھا علی سبیل الاحتیاط وعدم کراھتما عند المخافۃ للحدیث امر فوع لاتفعلواالابام القران وفی روایۃ لاتقروابشیٔ اذاجہرت الابام القران وقال عطا کانوایرون علی الماموم القراۃ فی مایجہر فیہ الامام فی مالیس فرجعا من قولھما الاول الی الثانی احتیاطا انتہی کذافی غیث لغمام حاشیۃ امام الکلام "

''خلاصہ ترجمہ اس کا یہ ہے ۔ کے امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے دو قول ہیں ۔ ایک یہ کہ مقتدی کو الحمد للہ پڑھنا نہ واجب ہے ۔ اور نہ سنت اور ان دونوں امام کا یہ قول پرانا ہے ۔ اورا مام محمد نے اپنی قدیم تصنیفات میں اس قول کو درج کیا ہے اور انکے نسخ اطراف وجوانب میں پھیل گئے ۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مقتدی کو نماز میں الحمد پڑھنا مستحسن ہے ۔ احتیاطا اس واسطے کہ حدیث میں مرفوع میں باآواز بلند قرات کروں ۔ تو تم لوگ کچھ نہ پڑھو۔ مگر سورہ فاتحہ اور عطا نے کہا عطا کے متعلق امام اعظمؒ فرماتے ہیں ۔ ما رایت فیمن لقیت افضل ن

عطاء یعنی عطار سے افضل میں نے کسی کو نہی دیکھا۔ (تخریج ذیلعی ج 1 ص 248) کہ لوگ (صحابہ وتابعین) کہتے تھے کہ نماز سری وجہری دونوں میں مقتدی کو پڑھنا چاہیے۔ پس امام ابو حنیفہ اور امام محمد نے احتیاطاًاپنے قول سے دوسرے قول کی طرف رجوع کیا۔ علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں۔''

"بعض اصحابنا یستحسنون ذلک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلوۃ و بعضھم فی السریۃ فقط و علیہا فقہاء الحجاز والشام کذافی غیث الغمام ص 106"

یعنی ہمارے بعض فقہاء حنفیہ نے ہر نماز میں خواہ سری ہو یا جہری امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو احتیاطاً مستحسن بتاتے ہیں۔ اور بعض فقہاء فقط سری میں مکہ اور مدینہ اور ملک شام کے فقہائ کا اسی پر عمل ہے۔ اور شیخ الاسلام مولانا عبد الرحیم صاحب فرماتے ہیں۔ لوکان فی فمی یوم القیمۃ جمرۃ احب الی من ان یقال لا صلوۃ لک اگر قیامت کے روز میرے منہ میں آگ ہو تو یہ بہتر ہے۔ اس بات سے کہ کہا جائے کہ تیری نماز نہں ہوئی۔ مولانا موصوف کے اس کلام سے اشارہ ہے کہ اس گھڑی اور ضعیف حدیث کی طرف کہ جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ بھری جائے گی۔ ملاجیون صاحب نور الانوار تفسیر احمدی میں لکھتے ہیں۔

فان رایت لطائفۃ الصوفیۃ والمشائخین الحنفیۃ تراہم یستحسنون قراءۃ الفاتحہ للموتم کما استحسنہ محمد ایضا احتیاطا فیما روي عنہ انتہی

''اگر جماعت صوفیہ اور مشائخین کو دیکھو گے تو تمھیں معلوم ہوگا کہ یہ لوگ امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو مستحسن بتاتے ہیں۔ جیسا کہ امام م حمد استحسان کے قائل تھے۔''

اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کو افضل بتایا ہے۔ دیکھو۔ حجۃ اللہ بالغہ اوراپنے والد ماجد شاہ عبد الرحیم صاحب کے متعلق فرماتے ہیں۔

''مخفی نماند کہ حضرت ایشاں در اکثر امور موافق مذہب حنفی عملے کردند الا بعض چیز ہاکہ بحب حدیث یا با وجدان مذہب دیگر ترجیح مے یافتند ازاں جملہ آنست کہ در اقتداء سورہ فاتحہ خواندند و در جنازہ نیز''

اور مولانا محمد اسماعیل شہید برادرزازہ شاہ عبد العزیز تنویر العینین میں فرماتے ہیں۔

"یظہر بعد التامل فی االدلائل ان القراءۃ اولی من ترکہا فقد قولنا فیہ علی قول محمد"

تامل کے بعد دلائل میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا بہتر ہے نہ پڑھنے سے پس اس مسئلہ میں ہمارا قول امام محمدؒ کے قول کے موافق ہے۔ لباب الالباب حنفی شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں۔

"انہ لم یعتبر محمد خلاف من قال تفسد صلوۃ المقتدي بقراءۃ خلف الامام لاناء بعید عن قواعد الشرع انتہی زبدۃ الالباب"

''یعنی امام محمد نے نہیں اعتبار کیا اس شخص کے خلاف کرنے کا جو کہتا ہے کہ امام کے پیچھے پرھنے سے مقتدی کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ کیونکہ یہ بات قواعد شرع سے بعید ہے۔''تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی نقل فرماتے ہیں۔

وافقنا ابوحنیفۃ فی ان القراءۃ خلف الامام لا تبطل الصلوۃ انتہی

''ہماری ابو حنیفہ نے کی اس بات میں کہ الحمد امام کے پیچھے پرھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔''

فتویٰ مذکور کی سند

کے متعلق مولوی محمد سعید صاحب بنارسی مرحوم تعلیم المبتدی میں لکھتے ہیں کہ یہ فتوےٰ میں نے مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم دیوبندی کے مجموعہ قلمی میں جوانہوں نےاپنے والد

ماجد مولانا مملوک علی صاحب مرحوم سے اور انہوں نے مولانا عبدالئ صاحب مرحوم نواسہ شاہ عبد العزیز صاحب سے حاصل کیا تھا بچشم خود دیکھا تھا اور نیز علماء کلکتہ نے 1256 ہجری میں بزمانہ شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مجموعہ مرا کریم اللہ بیگ صاحب ومرزا رحمت اللہ بیگ صاحب مرحوم سے جو انہوں نے مولانا عبد الحئی صاحب مرحوم سے حاصل کیا تھا۔ نقل لے کر طبع کرایا تھا۔ اور نیز مولانا جلال الدین احمد صاحب مرحوم اپنے رسالہ زبدۃ الالباب میں جو بزمانہ مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب مرحوم۔ دہلوی۔ 1256 ہجری میں طبع ہوا تھا۔ فتویٰ مذکور کی سند نقل فرماتے ہیں۔ انتہیٰ۔ نسیم الانصاری مئوائمی الہ آبادی۔ (یسائر علوم حاضرہ) موائمہ اعظم گڑھ اہل حدیث امرتسر ص 9)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری](#)

جلد 01 ص 492-498

محدث فتویٰ